حافظ شریف اللہ شاہد

فلسفہ قربانی اور اس کی اہمیت

دنیا کے اندر جتنی بھی اقوام رہتی ہیں تمام اپنے اپنے شعار کے مطابق کوئی نہ کوئی تہوار مناتی ہیں۔ مسلمان بھی مذہبی طور پر عیدالفطر اور عیدالاضحی مناتے ہیں۔ یہ تہوار اصل میں اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہوا کرتے ہیں۔ اب جبکہ عید قربان کی آمد آمد ہے' ہزاروں مسلمان لاکھوں جانوروں کو خدا کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کرنے کیلئے تیار کر رہے ہیں۔ اور سنت ابراہیمی کی ادائیگی میں اپنی اپنی بساط کے مطابق حصہ ڈال رہے ہیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس چیز کی حقیقت تک رسائی حاصل کی جائے کہ کروڑوں جانوروں کی جان جائے اور عید کوئی اور منائے؟ جان کوئی اور دے اور تمغہ تہنیت کسی کو ملے "تکا بوٹی کسی کی ہو اور قصیدے کسی اور کے پڑھے جائیں! گوشت کسی کا تقسیم ہو اور سخی کوئی بنیں غرض ذبح کوئی اور ہو اور ثواب کے مزے ہم مسلمان حاصل کریں۔ بقول شاعر

یہ عجب رسم دیکھی ہے بروز عید قربان
وہی ذبح بھی کرے وہی لے ثواب الٹا

قارئین' قربانی اصل میں اللہ تعالیٰ کے حضور قرب کا راستہ تلاش کرنے کا نام ہے۔ آدمی اللہ تعالیٰ کی بخشی ہوئی جن جن چیزوں سے فائدہ اٹھاتا ہے ان میں سے ہر ایک کی قربانی اس کو راہ خدا میں کرنی چاہئے۔ نہ صرف شکر نعمت کیلئے بلکہ اللہ تعالیٰ کی برتری کو تسلیم کرنے کیلئے' تاکہ آدمی کا دل اور عمل بھی اس چیز کا اظہار کرے کہ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کا دیا ہوا ہے۔ اور اسی کا ہے۔ ایمان اور اسلام نفس کی قربانی ہے۔ نماز اور روزہ جسم کی قربانی زکوۃ ان اموال کی قربانی جو کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو مختلف شکلوں میں عطا کئے ہیں۔ جہاد' وقت اور ذہنی و جسمانی صلاحیتوں کی قربانی ہے۔ اسی طرح جانوروں کی قربانی ہم پر عائد کی گئی تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کی اس عظیم الشان نعمت پر اس کا شکریہ ادا کریں اور اس کی بڑائی اور عظمت کا اقرار کریں کہ اس نے اپنے پیدا کئے ہوئے بکثرت جانوروں کو ہمارے مطیع کر دیا ہے جن سے کھیتی باڑی اور باربرداری کی خدمت لیتے ہیں۔ اسی لئے تو جب مسلمان قربانی ذبح کرتا ہے تو اس چیز کا اقرار کرتا ہے کہ "اللھم منک و لک" کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں اس چیز کا اعتراف ہے کہ یہ ساری کائنات اور مخلوق تیری ہی ملکیت ہے اور تیرے ہی مالکانہ حقوق ان پر ہیں۔

قربانی اور تقوی

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

ولکل امۃ جعلنا منسکا۔

ترجمہ:۔ "ہر امت کیلئے قربانی کو مقرر کیا ہے۔"

اسی لحاظ سے امت محمدیہ ﷺ کی قربانی کا تذکرہ کرتے ہوئے اس چیز کی وضاحت کر دی کہ کفار مکہ کی طرح قربانیوں کا گوشت کعبہ کو لگا کر یہ تصور نہیں کرنا چاہیے کہ اگر ہم بھی عمدہ اور قیمتی جانور ذبح کر رہے ہیں تو قربانی کا حق ادا ہو گیا بلکہ اللہ تعالیٰ تو تمام عبادات کی طرح قربانی میں بھی دل کی طہارت اور نیت کی صفائی دیکھنا چاہتے ہیں۔ وگرنہ قربانی کا گوشت ہمارے چار دن کی عمدہ غذا بن جاتا ہے اور ان کا خون گلیوں اور بازاروں میں بہا دیا جاتا ہے۔ اسی حقیقت کی طرف خالق کائنات نے اشارہ فرمایا کہ:

لن ینال اللہ لحومھا ولا دماءھا ولکن ینالہ التقوی منکم۔ ترجمہ:۔ اللہ کو نہیں پہنچتا ان کا گوشت اور نہ خون بلکہ اس کو تمہاری طرف سے تقوی پہنچتا ہے۔

اسی چیز کی طرف رہبر کائنات فخر موجودات ﷺ نے بھی اشارہ کیا ہے کہ:

"ان اللہ لا ینظر الی صورکم ولا الی الوانکم ولکن ینظر الی قلوبکم و اعمالکم۔"

ترجمہ:۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور رنگوں کی جانب التفات نہیں کرتا بلکہ وہ تمہارے دلوں اور اعمال کی طرف دیکھتا ہے۔

اس بات سے پتہ چلا کہ قربانی ایک نیاز مند کا اپنی سرکار کے حضور ہدیہ مودت اور نذرانہ عقیدت پیش کرنے کی ایک بے چین کوشش ہے۔ گوشت پوست کے ان خواروں کا رخ خدا کی طرف نہیں کیونکہ وہ ان کا طلبگار نہیں بلکہ اس کی نگاہ تو ان دھڑکنوں پر ہے جو اس قربانی

کے پس پردہ کار فرما ہیں اور اس زندگی پہ کہ جس کشت اور کھیت کا حاصل یہ قربانی ہے۔

قربانی سنت ابراہیمیؑ

ہزاروں جانوروں کا خون بہا کر اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جو کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور ان کے سعادت مند بیٹے نے سر انجام دیا تھا۔ وہ قربانی بھی دراصل گوشت اور خون کی قربانی نہیں تھی بلکہ روح اور دل کی قربانی تھی۔ یہ ما سوا اللہ کے غیر کی محبت کی قربانی خدا کی راہ میں تھی۔ یہ باپ کا اپنے اکلوتے بیٹے کے خون سے زمیں کو رنگین کر دینا نہ تھا بلکہ خدا کے سامنے اپنے تمام جزبات اور خواہشات' تمناؤں اور آرزوؤں کی قربانی تھی۔ یہ تسلیم و رضا اور صبرو شکر کا وہ بامثال منظر تھاکہ جس کے بغیر دنیا کی پیشوائی اور آخرت میں عزت و شرف کا حصول ناممکن تھا۔

قرآن مجید نے جہاں بھی قربانی کا ذکر کیا ہے وہاں ان کے کچھ مقاصد بھی بتلائے ہیں جن میں تقویٰ کے ساتھ ساتھ اللہ کے نام کی بڑائی بھی ہے۔

ولتکبروا اللہ علی ماھداکم۔

کہ انسان اس ذات کی بڑائی کے ایمان کا اعلان کرے جس نے اس کو قربانی کرنے اور دوسرے تمام قرب الٰہی کے حصول کے طریقوں پر عمل کرنے کی ہدایت بخشی۔

اصل میں قربانی کے مفہوم میں صرف یہ بات نہیں کہ جانوروں کی قربانی ہو۔ بلکہ یہ تو اس بات کی یاد دھانی ہے کہ مسلمان ہونے کے بعد انسان کو مصائب و مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس رستے میں ایک الم کے بعد دوسرا الم اور آزمائش کے بعد دوسری آزمائش' ایک مصیبت کے بعد دوسری مصیبت آتی ہے۔ بحیثیت مسلمان کے ان تمام آزمائشوں میں سرخرو ہونے کے لئے اپنی جان' مال' وقت کی قربانی کی ضرورت پڑے گی اور ایک مسلمان کو اللہ تعالی کے حضور میں ہمہ وقت اپنا سب کچھ پیش کرنے کے واسطے مستعد رہنا پڑے گا۔ اس لئے کہ جب اللہ نے حضرت ابراہیمؑ کو ان تمام آزمائشوں میں ڈالنے کا کہا تو انہوں نے فورا سر تسلیم خم کر دیا۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العالمین۔

ترجمہ :۔ کہ جب اس کو کہا گیا کہ مطیع و فرمانبردار ہو جا تو اس نے فورا کہا کہ اب جو بھی دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی کا خواہاں ہے تو اس کو بھی قربانی ' ایثار اور محنت و مشقت سے کام لینا پڑے گا۔ بقول شاعر ۔

پیتا رہے جو آبلہ پائی کے باوجود
منزل کا مستحق وہی صحرا نورد ہے

قربان کا سب سے بڑا سبق تو وہ جانور دیتا ہے کہ اے انسان تو نے مجھ کو چند دن چارا کھلایا۔ میری نگہداشت کی اور جب تو نے اس کا صلہ مجھ سے مانگا تو میں نے اپنی سب سے قیمتی جان تیرے قدموں میں نچھاور کر دی۔ اب تو اپنی زندگی کا جائزہ لے کہ تو جس خالق کا برسوں سے کھا رہا ہے۔ جس نے اس وقت تیری غذا کا سامان پیدا کیا۔ جب تجھے شعور بھی نہ تھا پھر اس نے تیرے ماں باپ کے دل میں تیری محبت پیدا کی۔ جنھوں نے تیرے آرام و آسائش کے لئے اپنا سکون تج کر دیا اب جو وہی تیرا خالق جس نے تجھ کو دیکھنے کے لئے آنکھیں دیں۔ سننے کے لئے کان' چلنے کے لئے پاؤں' سوچنے سمجھنے کے لئے عقل و فہم دیا اگر وہ تجھ سے صرف اپنی پیشانی اس کے حضور سربسجود کرنے کا حکم دے تو تو حیلے بہانے کرتا ہے۔ در در پر سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔ اس کے رستے میں نہ تیرے پاس وقت ہے اور نہ مال' جان تو نچھاور کرنا دور کی بات تو اتنا سہل پسند ہو گیا ہے کہ ایک کانٹا بھی چبھ جانا بے ناگوار گزرے۔

حقیقت میں یہ دیکھا جائے تو قوموں کی حیات و ترقی میں جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ تمام قربانی میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ جن میں ایثار' جہاد' قربانی' اعتماد باللہ اور اعتماد بالنفس اور سرفروشی و جانبازی جیسی صفات شامل ہیں۔

اپنے گریبان میں جھانک کر اس بات پر غور کریں کہ ایک قصاب کے گوشت اور ہمارے قربانی کے گوشت میں کیا فرق ہے۔ اگر ہماری قربانی کا محرک حصول رضائے الٰہی ہے اور اپنے شب و روز میں ایمانی حرارت اور بے چینی کی ہی حکمرانی ہے تو پھر یقین کیجئے کہ ہماری قربانی کا انتظار خدا کو بھی ہے اور ہماری قربانی پر دربار الٰہیہ میں ہمدردانہ غور بھی کیا جائے گا۔ چلئے اور خلوص نیت کے ساتھ بغیر کسی نام و نمود کے بسم اللہ اللہ اکبر اللہ اکبر کے ترانے الاپتے ہوئے اللھم منک و لک کی نغمہ سرائی کرتے ہوئے جانور کے گلے پر چھری چلا دیجئے۔

فرمان نبوی ﷺ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ گفتگو نہیں فرمائے گا نہ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا نہ ان کا تذکیہ نفس فرمائے گا بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔

۱۔ شلوار' چادر کو ٹخنے سے نیچے رکھنے والا۔
۲۔ کسی کو کوئی چیز دیکر احسان جتانے والا
۳۔ جھوٹی قسمیں اٹھا کر چیز فروخت کرنے والا۔